خالد مسعود خان

یا اُخی......!

مبارک ان کو، جنہوں نے دنیاوی جاہ وحشم پر آخرت کے اجر کو ترجیح دیتے ہوئے شہادت کی منزل کو بوسہ دیا۔ عذاب کی خبر ہو ان لوگوں کو، جنہوں نے دنیا کی محبت اور موت کے خوف میں مبتلا ہو کر عارضی فائدے کے عوض دائمی نقصان کا سودا کیا۔ گزشتہ دو روز میں حزب المجاہدین کے آپریشنل چیف غلام رسول ڈار المعروف غازی نصیر الدین، حزب المجاہدین کے فنانس چیف فیاض احمد ڈار، کمانڈر ریاض احمد ملک، البدر مجاہدین کے ڈپٹی چیف کمانڈر آصف معراج المعروف نعمان اور حزب المجاہدین کے ایک اور کمانڈر عباس ملک المعروف عباس راہی نے جام شہادت نوش کیا۔ ہم سارک کانفرنس کے دور رس نتائج کے تجزیے میں مصروف ہیں۔ بھارت لائن آف کنٹرول پر باڑ لگا کر کشمیری مجاہدین کو گھیر کر مارنے کے پروگرام پر عمل پیرا ہے۔ ہم وانا میں کل کے مجاہدین اور آج کے دہشت گردوں پر بمباری میں مصروف ہیں۔ بھارتی فوجیں کشمیری مجاہدین اور نہتے شہریوں کے قتل میں مصروف ہیں۔ اور ہم لائن آف کنٹرول پر فائر بندی کر کے امن کا جشن منا رہے ہیں۔ وادی کشمیر لہو رنگ ہے۔ 80 ہزار کشمیریوں نے خدا کے بعد ہمارے آسرے پر آزادی کے سورج کی امید پر اپنی جانیں قربان کر دیں۔

افغانوں نے 20 سالہ جہاد میں اور کشمیریوں نے 12 سالہ جدوجہد آزادی میں ہزاروں نوجوانوں کو شہادت گاہ کی زینت بنایا اور آخرت میں سرفراز ٹھہرے۔ ہم نے ان سے آنکھیں پھیر لیں۔ افغانوں نے روس کے گرم پانیوں تک پہنچنے کے خواب کو ملیامیٹ کرنے کے لیے ہمارے دفاع کی جنگ لڑی۔ ہم پتھر کے زمانے میں دھکیل دینے کی دھمکی سے ڈر گئے۔ آزادی کے متوالے کشمیریوں نے 12 سال تک بھارت کی 6 لاکھ فوج کو اپنی جانوں کا نذرانہ دے کر الجھائے رکھا۔ ہم نے امریکی اشارے پر ان سے منہ موڑ کر ان کے قاتلوں کو گلے سے لگا لیا۔ بحیثیت مسلمان ہمارا روز آخرت پر ایمان ہے۔ خدا جانے ہم اس روز اپنے کشمیری اور افغان بھائیوں کا سامنا کس طرح کریں گے اور بھائیوں کی پشت میں چھرا گھونپنے کا حساب کس طرح دیں گے۔

ہم نے کنٹرول لائن پر فائر بندی کر کے بھارت کی ازلی خواہش کی تکمیل کے لیے آسانی فراہم کی اور بھارت نے فائر بندی کے جواب میں ہمیں کوئی آسانی فراہم کرنے کے بجائے کنٹرول لائن پر باڑ کی تعمیر شروع کر دی۔ ہم بھارت سے مذاکرات اور اچھے تعلقات کی امید میں باڑ کو بنتا دیکھتے رہے اور بھارت مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین کے قتل عام میں جت گیا۔ ہم کنٹرول لائن پر ہاتھوں میں بندوق پکڑے خاموشی سے باڑ کی تعمیر دیکھتے رہے اور بھارتی سینا کی بندوقیں مجاہدین پر گولیاں برساتی رہیں۔ بھارتی وزیر خارجہ پاکستان کے خلاف پراپیگنڈہ میں مصروف رہا اور ہمارا وزیر خارجہ بھارت سے یک طرفہ تعلقات فروغ دینے میں لگا رہا۔ ہم نے بھارت سے اچھے تعلقات کی خاطر ہر شے بشمول عزت و آبرو تک داؤ پر لگا دی۔ ہمارے وزیر حارجہ نے فرمایا کہ ''بھارت کو باڑ لگانے سے روک کر سارک کانفرنس کا ماحول تباہ نہیں کرنا چاہتے۔''

ہم بھارت سے اچھے تعلقات کے لیے اس حد تک نیچے لگ گئے کہ سارک کانفرنس سے پہلے اسلام آباد میں لگے غوری میزائل کے ماڈل تک ہٹا دیئے۔ قائداعظم نے فرمایا کہ کشمیر ہماری شہ رگ ہے۔ ہمارے وزیر اطلاعات ونشریات نے کہا کہ ''ہم کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ کہنا چھوڑ سکتے ہیں۔'' ہمارا چھپن سالہ موقف تھا کہ کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں ہونا چاہیے۔ صدر پرویز مشرف نے فرمایا کہ ہم کشمیر پر رائے شماری کی قراردادوں سے دستبردار ہو سکتے ہیں۔ ہم نے 20 برس تک افغانستان میں روس کے خلاف لڑی جانے والی جنگ کو جہاد کہا۔ برسرِ پیکار افغانوں، عربوں اور پاکستانیوں کو مجاہدین کے لقب سے پکارا۔ افغانوں کو اپنا بھائی قرار دیا اور افغان جہاد کو پاکستان کی بقا کی جنگ قرار دیا۔ حکمت یار اور اسامہ بن لادن کو مجاہد کہا۔ پھر ایک روز صبح سو کر اٹھے تو سارا منظر تبدیل ہو چکا تھا۔ مجاہدین دہشت گرد بن چکے تھے۔ حکمت یار اور اسامہ بن لادن راندہ درگاہ قرار پا چکے تھے۔ لفظ جہاد طعنہ بن چکا تھا۔ مجاہدین کی حمایت دہشت گردوں کی پشت پناہی میں بدل چکی تھی۔ ہیرو ولن اور ولن 'ہیرو بن چکے تھے۔ جو سر پر بٹھائے جانے کے قابل تھے۔ وہ قابل گردن زدنی بن چکے تھے۔ جنہوں نے ہمارے لیے جانیں قربان کیں' ہم نے انہیں چن چن کر پکڑا اور دوسروں کے حوالے کر دیا۔

ہم نے چھپن سال تک کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ قرار دیا۔ ہم نے یہ سارا عرصہ اقوام متحدہ کی قراردادوں کی روشنی میں استصواب رائے کے ذریعے کشمیریوں کے مستقبل کے فیصلے پر زور دیا۔ ہم نے 12 برس تک کشمیریوں کو جنگ آزادی کے پروانے کہا اور ان کی جدوجہد کو حق خودارادیت کی جنگ قرار دیا۔ ہم نے لڑنے والوں کو مجاہد اور جان قربان کرنے والوں کو شہید کے درجے پر فائز کیا۔ پھر یوں ہوا کہ ہم نے کشمیر کو پاکستان کی شہ رگ قرار دینے سے پیچھے ہٹ جانے کا عندیہ دیا۔ ہم نے اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطالبہ سے دستبردار ہونے کا اشارہ دیا۔ ہم نے مجاہد کے لفظ کو بدل دیا۔ حق خودارادیت کی جنگ کے لیے مقبوضہ کشمیر جانے والوں کو دراندازمان لیا۔ ہم نے جہادیوں کو فسادی قرار دیا۔ ہم نے جہاد کے لیے چندہ اکٹھا کرنا جرم قرار دیا۔ ہم نے جہاد کے لیے جہادیوں کو پابند سلاسل کیا' تنظیموں کے قربانی کی کھالیں اکٹھی کرنے پر پابندی عائد کی۔ ہم نے کشمیری بھائیوں کا راستہ بند کروانے کے لیے بھارت کو لائن آف کنٹرول پر باڑ لگانے کے لیے سہولت فراہم کی اور لائن آف کنٹرول پر فائر بندی کر دی۔

بھارت میں اردو غزل کی آبرو اور لکھنؤ کے بے بدل شاعر عرفان صدیقی نے عشروں قبل ایک غزل لکھی تھی جو یقیناً کسی اور تناظر میں تھی لیکن لگتا یوں ہے کہ عرفان صدیقی نے یہ غزل کشمیری اور افغان بھائیوں کی زبان کے تناظر میں ہی بیان کی ہے:

تم ہمیں ایک دن دشت میں چھوڑ کر چل دیئے تھے' تمہیں کیا خبر یا اخی
کتنے موسم لگے ہیں' ہمارے بدن پر نکلنے میں' یہ بال و پر یا اخی

یہ بھی اچھا ہوا' تم اس آشوب سے' اپنے سرسبز بازو بچا لے گئے
یوں بھی کوئے زیاں میں' لگانا ہی تھا' ہم کو اپنے لہو کا شجر یا اخی

جنگ کا فیصلہ ہو چکا ہے تو پھر میرے دل کی کمیں گاہ میں کون ہے؟
اک شقی کاٹتا ہے طنابیں میرے خیمۂ خواب کی رات بھر یا اخی

زرد پتوں کے ٹھنڈے بدن اپنے ہاتھوں میں لے کر ہوا نے شجر سے کہا
اگلے موسم میں تجھ پر نئے برگ و بار آئیں گے‘ تب تلک صبر کر یا اخی

افغان اور کشمیری بھائیو! ہم معذرت خواہ ہیں۔ ہم نے امریکہ بہادری کی خوشنودی کے لیے اسلام کے ایک مقدس رکن جہاد سے روگردانی کی۔ ہم آپ سے شرمندہ ہیں‘ لائن آف کنٹرول پر بھارت کو باڑ بنانے کے لیے فائر بندی کی سہولت فراہم کی۔ ہمیں معاف کر دینا یا اخی! ہم کمزور تھے لہٰذا ڈر گئے۔ ہم آرام طلب اور سہل پسند تھے‘ ہمیں پابندیوں کے خوف نے ڈرا کر رکھ دیا۔ ہمیں روزِ آخرت معاف کر دینا یا اخی!

قارئین کی خدمت میں ضروری گزارشات!

- لکھاری حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اپنی نگارشات ہر ماہ کی دس تاریخ تک یا اس سے پہلے‘ ارسال کر دیا کریں تا کہ وقت پر شاملِ اشاعت کی جا سکیں۔ تحریر کاغذ کے ایک طرف ہونی چاہیے۔
- خریدار حضرات سے التماس ہے کہ ہر مہینے کی سات تاریخ تک پرچہ موصول نہ ہونے کی صورت میں ’’سرکولیشن منیجر‘ ماہنامہ ’’نقیب ختم نبوت‘‘‘ دارِ بنی ہاشم‘ مہربان کالونی‘ ملتان‘‘ سے رابطہ کریں۔
- ’’نقیب ختم نبوت‘‘ پر آپ کی رائے مطلوب ہے۔ آپ نے اسے کیسا پایا؟ اس میں مزید کن موضوعات کا اضافہ ممکن ہے؟ آپ کے مشورے، پرچہ کی ترتیب و تشکیل میں مدد ثابت ہو سکتے ہیں۔
- ذیل کے دائرے میں سرخ نشان کا مطلب ہے کہ آپ کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے‘ ازراہِ مہربانی مبلغ: ۱۵۰ روپے ’’مدیر‘ ماہنامہ ’’نقیب ختم نبوت‘‘ دارِ بنی ہاشم‘ مہربان کالونی‘ ملتان‘‘ کے نام ارسال فرمائیں۔